جمعہ یا ہفتہ کے دن قضا روزے رکھنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں ایک اسکول میں ٹیچر کی جاب کرتی ہوں اور پیر سے جمعرات میری ڈیوٹی ہے، تو کیا میں جمعے اور ہفتے کے دن، ماہِ رمضان المبارک کے عذر کی وجہ سے قضا ہو جانے والے روزے رکھ سکتی ہوں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک کے جو روزے قضا ہو گئے ہوں، وہ رمضان کے بعد، سال میں جن دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے (یکم شوال کا دن اور دس ذوالحجہ سے تیرہ ذوالحجہ تک کے دن) ان کے علاوہ کسی بھی دن رکھے جا سکتے ہیں، لہٰذا ان تاریخوں کے علاوہ میں جو ہفتے اور جمعے کے دن آئیں، ان میں بھی رکھے جا سکتے ہیں کہ جمعے اور ہفتے کے دن قضا روزے رکھنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے اور ہفتے میں صرف دو دن بھی قضا روزے رکھ سکتے ہیں کہ قضا روزے مسلسل رکھنا لازم و ضروری نہیں ہے۔ البتہ! بہتر ہے کہ جتنا ممکن ہو جلد از جلد تمام روزوں کو قضا کر لیا جائے کہ اس میں نیکی کرنے میں جلدی کرنا بھی ہے اور ذمہ پر جو روزوں کی قضا ہے اس سے جلد سبکدوش ہونا بھی ہے۔

ایامِ ممنوعہ کے علاوہ زندگی میں کبھی بھی قضا روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ احکام القرآن للطحاوی میں ہے: { فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ } ولم يخص بتلك الأيام الأخر ما قبل شهر رمضان الجائي ---- رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر الذي أفطر يوما من رمضان فيما روينا عنه في هذا الباب، أن يقضي يوما مكانه، ولم يقل له في شهر رمضان الذي بعده، فدل ذلك على أنه قد أطلق له القضاء في كل الدهر لا فيما نهى عن صومه من الأيام التي نهى عن صومها۔ ترجمہ: "اللہ عزوجل کے اس فرمان:

(فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ) میں آنے والے رمضان سے پہلے کے دنوں کو خاص نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس شخص کو جس نے رمضان کا روزہ چھوڑا تھا، اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ قضا کرنے کا حکم دیا، اس روایت میں جو آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے اس باب میں ہم نے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ اس مہینے میں قضا کرو کہ جو اس رمضان کے بعد آنے والا ہے لہذا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس روزے کی قضا کرنے کے لیے پورے زمانے کو مطلق رکھا سوائے ان ایامِ ممنوعہ کے کہ جن میں روزے رکھنا ممنوع ہے۔ (أحکام القرآن للطحاوی، ج 01، ص 414، مطبوعہ: استنبول)

حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے "(ولا يشترط التتابع في القضاء لإطلاق النص لكن المستحب التتابع وعدم التأخير) ای بعد زوال العذر (عن زمان القدرة مسارعة إلى الخير وبراءة الذمة)" یعنی قضا روزے لگاتار رکھنا شرط نہیں کہ نص اس بارے میں مطلق ہے لیکن لگاتار روزے رکھنا اور عذر کے زائل ہونے کے بعد قدرت ہونے کے باوجود تاخیر نہ کرنا مستحب ہے کہ اس میں بھلائی اور بریٔ الذمہ ہونے کی طرف سبقت کرنا ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصوم، ص 687، مطبوعہ: کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3937

تاریخ اجراء: 19 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/16 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net